مدینۃ المسیح

ڈلہوزی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل ۲۹۔ ماہ حال کو دینا نگر میں پنڈت دھرم بھکشو سے ایک کامیاب مناظرہ کرکے ۳۰ کو واپس آئے۔ مناظرہ ویدک دھرم کے عالمگیر ہونے کے متعلق تھا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے جو تحصیلین دورہ کرتے ہیں۔ وہ اپنی ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدہ ارسال کیا کریں۔ نیز خط و کتابت کا مفصل پتہ تحریر کیا کریں۔

بارش بالکل نہیں ہے جس سے فصلوں کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ گرمی خوب زوروں پر ہے۔ نماز استسقاء پڑھی جانی چاہیئے۔

قادیان آیئے

۸ اگست ۱۹۲۸ء کا دن وہ مقدس و مبارک دن ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ درس قرآن کریم دینا شروع فرمائیں گے۔ آپ کو اس سے مستفیض ہونے کے لئے اگر کچھ قربانی بھی کرنی پڑے۔ تو اس سے قطعاً دریغ نہ کریں۔ اور اس نعمتِ عظمےٰ سے متمتع ہونے کی کوشش کریں۔

آپ کے اعزہ و اقارب اور دوست احباب بھی اس امر کے مستحق ہیں۔ کہ ان کے لئے اس سعادت کے حصول کا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔ پس کوشش کرکے اُن کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔ اور احمدی غیر احمدی مسلم غیر مسلم کی کوئی تمیز نہ رکھیں۔ کہ قرآنی ہدایات کسی خاص قوم یا ملک کیلئے مخصوص نہیں بلکہ عام بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔

آپکے قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ خاطر خواہ طور پر کیا جائیگا۔

وصیتیں

۲۸۶۱ میں محمد شاہ ولد عبداللہ شاہ قوم سید گردیزی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن للوڑی کلاں تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ رجون ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سید محمد شاہ حال ملازم فیروز پور بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور

گواہ شد:۔ علی محمد عفی عنہ کلارک ملٹری اکونٹس فیروز پور شہر

۲۸۲۳ میں ملک محمد الطاف خاں ولد خواص خاں نمبردار قوم افغان محمد زئی پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت مارچ ۱۹۰۱ء ساکن ترناب تحصیل چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ رمئی ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ از قسم اراضی مزروعہ نہری جو میرے نام واحد ملکیت ہے۔ تقریباً ۵ ۱جریب یعنی ۶۰ کنال ہے۔ جو بازاری نرخ بر اوسط معہ ۵۰ روپیہ فی کنال قیمت پر فروخت ہو سکتے ہیں۔ اور اسی جائداد پر میرا اور میرے اہل وعیال کا گزارہ ہے۔ میں ۶۰ کنال اراضی مملوکہ بالا سے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۶ کنال اراضی زرعی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ (جس کی بازاری قیمت مبلغ للعہ روپے ہوتی ہے) کہ میری وفات کے بعد اس ۶ کنال اراضی قیمتی للعہ روپیہ کی اور جو مزید ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط المرقوم ۲۵ رمئی ۱۹۲۶ء العبد:۔ موصی بندہ ملک محمد الطاف احمدی افغان حال وارد ترنگ زئی۔

گواہ شد:۔ ملک عادل شاہ نمبردار احمدی ترنگ زئی

گواہ شد:۔ ملک محمد اکبر خاں ترنگ زئی بقلم خود

۲۸۸۵ میں مرزا احمد بیگ ولد مرزا فتح بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن پٹی تحصیل قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۲۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۲۰/۲۲ بیگہ اراضی واقعہ موضع پٹی میں مشترکہ جائداد میری، در میری والدہ اور میرے چھ کس برادران و ایک ہمشیرہ کی ہے۔ اور ۲۰۰ ۳ روپیہ میں ہمارے پاس موضع تنگ میں اراضی و مکان رہن ہے۔ اور جدی مکان واقعہ قصبہ پٹی میں مالیتی مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور اندازاً ۲۵۰ روپیہ میرے اثاث البیت کی قیمت ہے اس طرح میری کل جائداد جو میرے حصہ میں آتی ہے قیمتی ۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں دو کنال زمین محلہ دار الفضل قادیان میں ہے۔ میری ماہوار آمد ماعہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۲۶/۵/۲۶ العبد خاکسار جمعدار مرزا احمد بیگ انکم ٹیکس انسپکٹر بقلم خود۔ گواہ شد:۔ روشن الدین ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر بقلم خود گواہ شد:۔ چوہدری محمد حسین سکرٹری وصایا۔ گواہ شد حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیانی حال وارد سیالکوٹ

۲۸۸۰ میں فضل کریم ولد محمد علی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن پورہ مہراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مکان مالیتی تقریباً آٹھ ہزار روپے زمین ۱۸ گھماؤں واقعہ ماہل قیمتی ۴ ہزار روپیہ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اسی جائداد پر نہیں اس لئے میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسواں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۲۶ رمئی ۱۹۲۶ء العبد فضل کریم بھٹی سکنہ پورہ مہراں شہر سیالکوٹ

گواہ شد:۔ غلام محمد پورہ مہاراں حال وارد سیالکوٹ بقلم خود

گواہ شد:۔ جمعدار مرزا احمد بیگ بقلم خود انسپکٹر ٹیکس

۲۸۸۳ میں امام بی بی زوجہ محمد بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ رجولائی ۱۹۲۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور قیمتی ماسہ ۵ مہر ہے کل مبلغ ماعہ روپے۔

العبد:۔ امام بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد بخش خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن احمدی دوکاندار قادیان

مشین قیمہ

کوڑیوں کے مول خریدیئے!

یہ مشینیں جرمنی سے خاص طور پر تیار کرائی گئی ہیں۔ بیحد مضبوط خوبصورت اور سالہا سال تک کام دینے والی چیز ہے۔ ہر مشین کے ہمراہ مصالحہ پیسنے اور پیاز وغیرہ کترنے کے پرزہ جات بھی روانہ کئے جاتے ہیں۔ قیمت گویا کچھ بھی نہیں۔ فرمائشیں دھڑا دھڑ آ رہی ہیں۔ جلدی کیجئے۔ ورنہ آئندہ چالان کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت فی مشین صرف چھ روپے بارہ آنہ (لعہ) اخراجات بذمہ خریدار

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

حیرت انگیز رعایت

جناب من تسلیم!

مجھکو روح بصارت کا نمونہ جو تمام امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ مفت روانہ فرما۔ بعد از استعمال اگر مفید ثابت ہوا تو ایمانداری سے ایک شیشی ضرور منگواؤں گا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک روانہ کرتا ہوں۔

نام ... ...

پتہ ... ...

یہ کوپن پُر کرنے کے بعد مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

شاہ اینڈ کو رجسٹرڈ سیمان بھاٹی گیٹ لاہور

ضرورت ہے

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انگریزی خواں مذہبی عالم کی (مرد عمر تقریباً پچاس سال یا عورت) چند مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک گاؤں ضلع شاہپور میں تنخواہ دو صد روپیہ ماہوار تک۔ مکان مفت تمام درخواستیں بنام

خانصاحب ملک فتح خاں صاحب نون ڈپٹی رجسٹرار انجمنہائے امداد باہمی پنجاب لاہور آنی چاہئیں

الفضل

کا خاتم النبیین نمبر

فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین مجموعہ علماء و فضلاء کے منتخب علمی مضامین

قیمت صرف ۴ر محصولڈاک ۱ر

بہت سے پرچے خرید کر اپنے احباب و اقربا کو تحفہ دیجئے۔ غیر مسلموں میں تقسیم کر کے تبلیغی فرض سے سبکدوش ہو جیئے۔

مینجر الفضل قادیان

حرکت قلب بند ہونیکی خوفناک ترقی

ڈاکٹر سر لینڈ گوڈل جو امراض قلب کے سپیشلسٹ ہیں۔ کا لیکچر جو انہوں نے مارچ ۱۹۲۸ء کو لندن میں دیا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔

بڑے بڑے آدمیوں کی موت کا حال تو آپ اخبارات میں مطالعہ کرتے ہیں۔ کہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور گورنر یوپی اور فلاں فلاں شخص یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے سے فوت ہو گیا۔ مگر غیر معروف اشخاص کی اموات جو قلب کی حرکت بند ہو جانیسے واقع ہوئی ہیں۔ اس کا شائد آپ کو علم نہیں۔ اسکا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر موصوف نے تحقیق کیا ہے کہ ۸۰ فیصدی دل کی حرکت بند ہو جانے سے موت وارد ہونے کا اوسط ہو گیا ہے۔ پس آپ کا فرض ہے کہ آج ہی

حب جواہر اکسیر مفرح قلب منگوا کر کھانی شروع کر دیں۔ نمونتاً صرف چھ خوراک منگوا کر دیکھئے۔ سخت سے سخت قلب کے اختلاج کو حلق سے اترتے ہی روک دیگی۔ اگر یہ چھ خوراک اپنی جادو اثری منوا دیں۔ تو آپ ۱۲ خوراک اس کی منگوالیں ورنہ نہیں۔ قیمت ۱۲ خوراک ۲۵عہ روپے چھ خوراک ایک روپے

تبلیغ کا آسان طریقہ۔ اگر تبلیغ کا جذبہ آپ کے دل میں موجود ہے۔ تو نہایت عجیب موثر تبلیغ کے اشتہارات حسب ضرورت تعداد لکھکر مفت منگوائیے۔ اور ان کو احباب میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کیجئے۔

المشتہر

ڈاکٹر شفیع احمد پی ایچ ڈی چاندنی چوک دہلی

لودہانہ کا مشہور کپڑا

ہر قسم کا نفیس و خوبصورت کپڑا تیار کرنے کیلئے لودہانہ ولایت تک مشہور ہے

[illegible]

پتہ: منیجر کارخانہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران — لودہانہ پنجاب

جلدی فرمائشیں بھیجئے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی ۱۷ر جون والی تقریر

بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے۔ احباب اپنے اپنے آرڈر جلد بھیجیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر ایک روپیہ کے پانچ اور جو تقسیم کرنے کیلئے منگوائیں انہیں۔ تقریباً لاگت پر ہی ملینگی۔ یعنی اگر سو یا سو سے زیادہ منگوائیں گے تو چودہ روپے سینکڑہ کے حساب سے قیمت لی جائیگی۔

مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (اڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

مدراس۔۲۶ر جولائی۔ایجنٹ ریلوے جنوبی ہند نے آج شام ایسوشی ایٹڈ پریس کو تار کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے۔کہ بڑی لائن پر ریلوے ہڑتال کی صورت حالات بہت حد تک اصلاح پذیر ہے۔اور دائے عملہ کے تقریباً تمام افراد کام پر واپس آگئے ہیں۔ٹرین سروس کی حالت بھی رو بہ اصلاح ہے۔اور سامان اور پارسلوں کی روانگی کا کام دوبارہ شروع ہوگیا ہے۔چھوٹی لائن پر بھی حالت پر امن ہے۔ادنیٰ ملازمین بتدریج کام کر رہے ہیں۔

شملہ۔۲۷ر جولائی۔ضلع امرت سر میں مجرموں کے انگوٹھا کے نشان کے ذریعہ سے پہچان کا ایک دلچسپ واقعہ ہوا۔ایک دیہاتی گاؤں سے کچھ فاصلہ پر ایک آدمی کا مردہ جسم پایا گیا اس کی کھوپری ٹوٹی ہوئی تھی۔اور جسم کی بناوٹ سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔کہ آدمی کو قتل کیا گیا ہے۔مگر مقتول کی پہچان نہیں ہوتی تھی۔کہ وہ کون ہے؟ اس کے انگوٹھا کے نشانات پھلور انگوٹھا کے نشانات کی پہچان کے دفتر میں بھیجے گئے۔وہاں تحقیقات سے یہ ثابت ہوا۔کہ وہ ضلع سیالکوٹ کا ایک آدمی ہے۔جو اس سے قبل دو مرتبہ سزایاب ہو چکا ہے۔

کلکتہ۔۲۶ر جولائی۔مسٹر بینٹلے ڈائرکٹر محکمہ صحت عامہ نے ایک لیکچر میں بیان کیا۔کہ بنگال میں ہر سال ۱۵ لاکھ لوگ قابل علاج امراض سے فوت ہوتے ہیں۔بنگال میں صحت کی خرابی کی وجہ ناکافی خوراک ہے۔

بنگلور سے خبر آئی ہے۔کہ ایک معمر ہندو نے جو مذہبی امور میں شغف رکھتا تھا۔یہ سمجھکر کہ وہ ہنومان دیوتا کی تقلید کر رہا ہے۔بجلی کا تار پکڑ کر جھولنا چاہا۔اسپر فوراً ہی بجلی کلر داس کے تمام بدن میں دوڑ گئی۔اور وہ خاک سیاہ ہو کر جینی مندر کے پاس گر پڑا۔کہا جاتا ہے۔کہ بجلی کا تار بہت زیادہ قوت کا تھا۔پولیس نے اسی وقت جاکر نعش پر قبضہ کیا۔لیکن نعش کی یہ حالت ہے کہ پہچانی نہیں جاتی۔

لاہور۔۲۴ر جولائی۔کانگریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے ماتحت تمام محکمہ جات کے افسران اعلیٰ کے نام گشتی چٹھی ارسال کی ہے۔کہ اپریل ۱۹۲۶ء سے لیکر اس وقت تک جتنے انٹرنس پاس عارضی طور پر کام کر رہے ہیں۔سب کو چٹھی دے دی جائے۔اور آئندہ انڈر گریجوایٹ سے کم تعلیم کے کسی آدمی کو ملازم نہ رکھا جائے۔پنجاب گورنمنٹ کی اس معمولی کارروائی سے ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزاروں نوجوان بیکار ہو جائیں گے۔

دہلی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں نظیر الدین خاں و فخر الدین کے خلاف پولیس کو ادائے کار منصبی سے روکنے کا مقدمہ چل رہا ہے۔آج پولیس کے گواہوں پر جرح تھی۔شیخ نصیر الدین وغیرہ کے وکیل نے ایک گواہ سے دریافت کیا۔کہ تم پولیس کے ہمراہ آج تانگہ میں آئے ہو یا پیدل۔گواہ نے کہا کہ میں پیدل آیا ہوں۔تانگہ میں نہیں آیا۔پھر دوبارہ دریافت کیا کہ اب تم احاطہ کچہری میں پولیس والوں کے ہمراہ رہے ہو؟ جواب نفی میں سنکر وکیل نے اسی وقت چار پانچ فوٹو عدالت کو دکھلائے۔جو بالکل گیلے تھے۔اور کہا کہ یہ دیکھئے۔گواہ پولیس کے ساتھ تانگہ میں آئے ہیں۔یہ فوٹو ابھی راستہ اور کچہری میں اتروائے گئے ہیں۔فوٹو شامل مسل کرا دئے گئے ہیں۔

کلکتہ۔۲۹ر جولائی۔فارورڈ کا نامہ نگار مقیم شملہ رقمطراز ہے کہ یہ یقینی امر ہے۔کہ سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب یو۔پی کے گورنر مقرر کر دئے گئے ہیں۔پنجاب کا گورنر کون ہوگا۔اس کے متعلق فی الحال صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔سر میلکم ہیلی کی نتیجہ اسی میں ہے۔کہ سر جعفرے ان کے بعد گورنر ہوں۔

دہلی۔۲۷ر جولائی۔حیدر آباد کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔کہ اعلیٰ حضرت نظام پھر سر علی امام کو مدار المہام مقرر کرنے والے ہیں۔آپ کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے۔اور حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔کہ آپ کے مدار المہام مقرر کرنے کی منظوری دی جائے۔

دہلی۔۲۶ر جولائی۔ڈاکٹر انصاری۔مولانا شوکت علی مولانا شفیع داؤدی کی تجویز ہے۔کہ ۲۵ اور ۲۶ر اگست کو بمقام دہلی مسلم لیگ۔خلافت کانفرنس اور جمعیتہ العلماء کا مشترکہ اور علیحدہ اجلاس تجاویز کانفرنس مذکور غور کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔تاکہ متفقہ اور متحدہ طور سے کام کیا جاسکے اس لئے ممکن ہے کہ کانفرنس مذکور کے انعقاد کی تاریخیں جو بمقام لکھنؤ منعقد ہو رہی ہیں۔۲۸ر اور ۲۹ر اگست ہونگی

شملہ۔۳۰ر جولائی۔انڈین سول سروس کا امتحان مقابلہ ۳ر جنوری ۱۹۲۹ء سے بمقام دہلی منعقد ہوگا۔اس امتحان میں جتنے امیدوار شریک کئے جائیں گے ان کی تعداد سے ماہ اکتوبر میں اطلاع دیدی جائیگی۔۲۱ر جولائی ۱۹۲۶ء کے گزٹ میں امتحان مذکور کے قواعد شائع ہوئے ہیں۔

مدراس۔۲۹ر جولائی نیو انڈیا کا سپیشل بحری تار مظہر ہے۔کہ مسٹر جارج لینسبری اور ممبران لیبر پارٹی کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔کہ گورنمنٹ نے انڈین ہائیکورٹ بل داخل دفتر کر دیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

امسال فصل گرما کی تعطیلات کے زمانہ میں امپیریل یونیورسٹی ٹوکیو کالج سنشو کالج اور سکول لسان اجنبیہ کے طلبہ افغانستان آئیں گے۔تاکہ جاپان اور افغانستان کے مابین زیادہ عمدہ تعلقات قائم کرنے کی غرض سے وہاں کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کا مطالعہ کریں۔

لندن ۲۴ر جولائی۔آج دیوان عام میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق صدر اعظم نے حکومت پر ملامت کی قرار داد پیش کی اور اس کے طرز عمل پر شدید نکتہ چینی کی۔آپ نے بڑھتی ہوئی بے روزگاری کی نازک صورت حال کا تذکرہ کیا۔اور اس مسئلہ کو سلجھانے کیلئے حکومت کے ذرائع کو ناکافی اور بیکار ٹھہرایا۔اور کہا کہ افلاس زدہ اور صنعت کی سرد بازاری کے مصیبت زدوں کی حالت کو درست کرنیمیں حکومت بالکل ناکام رہی۔مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے کہا۔کہ ملک کو صرف عام طور پر بیکاری کی شکایت نہیں ہے۔بلکہ دو لاکھ کے قریب کانکن بالکل بیکار پڑے ہیں۔اور ان کیلئے بسر اوقات کا انتظام سوائے خیرات اور امداد معاش کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔حکومت کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ تجارت کی حالت رو بہ اصلاح ہے۔اور شرح اجرت کو کم کرنے اور کام کی مدت میں توسیع سے پیدائش میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حکومت ایران نے ایران اور ہندوستان کے درمیان سفر کرنے والے طیاروں کو خلیج فارس کی بندرگاہوں سے گزرنے کی اجازت دیدی ہے۔لیکن جہازات کی تفتیش اور آنے جانے والے مسافروں کی نگرانی کا حق اپنے لئے محفوظ رکھا ہے۔برطانیہ کے جنگی جہازات ایرانی حکومت کی اجازت کے بغیر ایرانی بندرگاہوں میں داخل نہیں ہو سکتے۔

الاحرار کا بیان ہے۔کہ ہندوستان اور عراق کے راستہ سے ایک افغانی وفد شام پہونچا ہے۔جس کا مقصد حجاز جانا ہے۔یہ وفد اراضی مقدسہ کی حالت کا مطالعہ کرے گا۔اور افغانی و حجازی قوموں کے مابین مضبوط تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔یہ کام ایک جمعیتہ دینیہ اسلامیہ کے خرچ پر ہو رہا ہے۔

لندن۔۲۷ر جولائی۔معاہدہ انسداد جنگ پر پیرس میں دستخط ثبت ہونگے۔ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔کہ اس کام کے لئے پیرس کے انتخاب کا یہ مطلب ہے۔کہ مسٹر کیلوگ کی خواہش ہے۔کہ وہ یہ واضح کریں کہ اس معاہدہ کا اصلی محرک موسیو برائن ہے۔تمام وزرائے خارجہ موجود ہونگے۔اور خود دستخط ثبت کریں گے مسٹر کیلوگ خود بھی موجود ہونگے۔سر آسٹن چیمبرلین برطانیہ اور پانچ نوآبادیات کی جانب سے دستخط کریں گے۔

اسعد الرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ڈلہوزی ۲۷ - جولائی ۱۹۲۸ء

جمعہ کی نماز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کوٹھی میں پڑھائی۔ گذشتہ جمعہ سے بھی زیادہ اصحاب شامل ہوئے حضور نے خطبہ جمعہ میں اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر نہایت ہی لطیف پیرایہ میں بیان فرمائی۔ اور مسلمانوں کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مفصل خطبہ انشاء اللہ پھر درج ہوگا۔

صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے جو تبلیغ اسلام کے لئے ولایت جا رہے ہیں۔ حضرت اقدس سے ملاقات کرنے اور تبلیغ کے متعلق ہدایات حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے۔ کیونکہ جس جہاز پر جانے کا ان کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ اس پر پہونچنے کے لئے ان کا حضرت خلیفۃ المسیح کے قادیان پہنچنے سے قبل روانہ ہو جانا ضروری ہے۔ ان اصحاب نے جو حضرت اقدس کے ساتھ یہاں ہیں صوفی صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ اور ایڈریس پیش کیا جناب مفتی محمد صادق صاحب نے بہت دلچسپ تقریر فرمائی۔ صوفی صاحب نے جواب میں تقریر کی۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ جس میں تبلیغ اسلام کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کرتے ہوئے چند ضروری ہدایات بیان کیں۔ یہ سب تقریریں انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائیں گی۔

رنگون میں ڈاکٹر میر نوازش حسین

کون صاحب ہیں؟

معلوم ہؤا ہے۔ کہ یہ صاحب جنکا نام عنوان میں درج کیا گیا ہے۔ عرصہ قریباً ڈیڑھ سال سے رنگون میں تشریف رکھتے ہیں چونکہ ہمیں ان صاحب سے کوئی ذاتی تعارف نہیں ہے۔ اس لئے رنگون کے احمدی احباب کا اگر کوئی معاملہ احمدیت کے رنگ میں ان صاحب سے پڑے۔ تو صاحب معاملہ احباب اپنا اطمینان خود کر لیں۔ ہمیں تو مرکز میں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ڈاکٹر میر نوازش حسین کون بزرگ ہیں۔ اور رنگون میں وہ کیا کرتے ہیں۔ اور آیا وہ احمدی ہیں۔ یا غیر احمدی۔ اگر ڈاکٹر میر نوازش حسین صاحب کی نظر سے یہ نوٹ گذرے۔ تو وہ ہمیں اطلاع فرمائیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ سے ان کا کوئی تعلق ہے۔ یا نہیں۔ تاکہ احباب رنگون کی اطلاع کے لئے اخبار میں ایک اعلان کر دیا جائے۔

مسلمانوں کی سہل انگاری کا ایک نمونہ

گورنمنٹ پنجاب نے ایک سرکلر کے ذریعہ مختلف انجمنہائے اسلامیہ سے دریافت کیا تھا۔ کہ مسلمان اصحاب جو روپیہ سیونگ بنک میں جمع کراتے ہیں۔ اور سود لینا نہیں چاہتے۔ ان کے سود کا روپیہ کس مصرف میں لایا جائے۔

ہمارے صیغہ نظارت خارجہ سے بعض انجمنوں کو خطوط لکھے گئے تھے۔ کہ ہم سب ملکر اس معاملہ میں ایک متحدہ فیصلہ گورنمنٹ میں پیش کریں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ کسی انجمن نے کچھ توجہ نہیں کی۔ اور اب لاچار ہو کر گورنمنٹ کو اپنی اس رائے سے اطلاع دی ہے۔ کہ مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کو اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک جماعت جس فنڈ کو اس غرض کے واسطے نامزد کرے۔ اسی میں اس کے ہم عقیدہ لوگوں کے روپیہ کا سود جمع کیا جایا کرے۔ فقط (ناظر امور خارجیہ قادیان)

اعلان نظارت تعلیم و تربیت

(۱)

جماعت ہائے احمدیہ ریاست کشمیر کے سیکرٹری تعلیم و تربیت اور پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کو جماعت احمدیہ کشمیر کی تربیت کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ امسال انشاء اللہ اگست کے شروع میں مولوی اللہ دتہ صاحب مولوی فاضل کو اس خدمت پر متعین کرکے کوئی دو ماہ کے لئے روانہ کیا جائیگا۔ جماعتہائے موصوفہ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ مولوی صاحب کی ہدایات کے مطابق جماعت کی تربیت اور بہتری کے لئے پوری سرگرمی سے کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے۔

(۲)

مولوی دین محمد صاحب ساکن چودھریوالہ ضلع گورداسپور معمولی قابلیت کے نواحمدی ہیں۔ درزی کا کام بھی تھوڑا بہت جانتے ہیں۔ احمدیت کے قبول کرنے سے پہلے سندھ میں کسی گاؤں کی مسجد کے ملاں تھے۔ ان سے لڑکے لڑکیاں بھی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مگر احمدیت کے قبول کرنے سے وہ ذریعہ معاش بند ہو گیا۔ اگر ان کے لئے کوئی مناسب جگہ ہو۔ تو احباب ان کے لئے کوشش فرمائیں۔

(صاحبزادہ) میرزا بشیر احمد
ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

تبلیغی ٹریکٹیں

مکرمی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ نے حال ہی میں دو ٹریکٹ بعنوان "رسول یزدانی" و "امام ربانی" شائع کئے ہیں۔ اول الذکر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات ہیں۔ اور موخر الذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندگی کے۔ دونوں ٹریکٹ غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے لئے مفید ہیں۔ خواہشمند احباب ماسٹر صاحب موصوف سے محصول ڈاک بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

ہمارے محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے فرزند ارجمند علی محمد صاحب بمبئی سے حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعاؤں سے میں نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کر لی ہے۔ اور فریضہ حج کی ادائیگی اور زیارت مدینہ منورہ سے فراغت پاکر آج (۳۱۔ جولائی) بعافیت صحت بمبئی وارد ہو گیا ہوں۔ میں خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے محض اپنی ذرہ نوازی سے مجھے مقامات مقدسہ کی زیارت کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔

میں حضرت اقدس۔ اپنے والدین۔ اعزہ و اقارب اور ان احمدی بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے دعاؤں سے میری مدد فرمائی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ میری کامیاب واپسی دراصل انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ مجھ پر ایسے نازک مراحل آئے ہیں۔ کہ میں اپنی زندگی سے بھی مایوس ہو چکا تھا۔

میری دلی خواہش ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے آئندہ زندگی اپنی منشاء کے مطابق گذارنے کی توفیق دے۔ اور میرے وجود کو مادر ہند کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے عموماً مفید بنائے۔

پس میں خصوصیت سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور نیز دوسرے احمدی بہنوں اور بھائیوں سے بادب ملتمس ہوں۔ کہ میری خواہشات کی تکمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔"

عزیز موصوف کی اس کامیابی پر ہم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ اگست ۱۹۲۸ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء دیانت سے کام لے رہے ہیں؟

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک غیر احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء نے سترہ جون کے جلسہ کی کامیابی کے آثار شروع سے محسوس کر کے یہ تہیہ کر لیا تھا۔ کہ وہ اس کی مخالفت کریں گے۔ اور یہ ان کی دیرینہ عادت ہے۔ وہ ہر اس تحریک کی جو میری طرف سے ہو۔ مخالفت کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک اگر احمدی جماعت سے کوئی نیک کام ہوگا۔ تو لوگ اس طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اس سے انکے کام کو نقصان پہونچیگا۔ چنانچہ جب پچھلے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے تمام ہندوستان میں جلسے کئے گئے تھے۔ تو اس وقت بھی غیر مبائعین نے ان جلسوں کی شمولیت سے اجتناب کیا تھا۔ اور انکے بعض افراد نے بیان کیا تھا۔ کہ ہمیں ہمارے مرکز نے ان میں حصہ لینے سے روکا ہے۔ چنانچہ سوائے دو چار جگہوں کے جہاں کے غیر مبائعین نے اپنے طور پر ان جلسوں میں شمولیت اختیار کی۔ بحیثیت قوم مولوی صاحب کے رفقاء ان جلسوں میں شامل ہونے سے مجتنب رہے۔ اور اسکی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ اس تحریک کا بانی میں تھا۔ اور ان لوگوں کے نزدیک میری تحریکات میں حصہ لینا درست نہ تھا۔ حالانکہ جو وجہ وہ اب بتاتے ہیں۔ وہ اسوقت موجود نہ تھی۔ کیونکہ اسوقت ختم نبوت کا سوال نہ تھا بلکہ سوال یہ تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو گالیاں دی جاتی ہیں۔ انکا سد باب کیا جائے۔ اور مسلمانوں کو اپنی تمدنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے اسوقت تو ان تحریکات میں حصہ لینا پسند نہ کیا۔ مگر چار پانچ ماہ کے بعد مولوی صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جو ایک ... اور اس میں ان تمدنی تحریکات کو جو میں نے پیش کی تھیں۔ اس طرح پیش کیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ ابتداءً انکی طرف سے پیش ہوئی ہیں ... مولوی صاحب بالکل دلبگئے ہیں۔ کہ جسوقت وہ تجاویز میری طرف سے پیش ہوئی تھیں۔ تو اسوقت وہ اور ان کے رفقاء انمیں حصہ لینے کے لئے بالکل تیار نہ تھے *

مولوی صاحب کے اس رویہ کے مقابلہ میں میرا رویہ جو انکے بارہ میں رہا ہے۔ وہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جسوقت مولوی محمد یعقوب صاحب پر جو مولوی محمد علی صاحب کے ہم زلف اور لائٹ اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ مقدمہ چلانے کا خیال گورنمنٹ نے ظاہر کیا۔ تو اس وفد میں جو اس مقدمہ کے واپس لینے کیلئے انگلوی صاحب کے پیش ہوا۔ ہماری جماعت لاہور کے سیکرٹری حکیم محمد حسین صاحب قریشی بھی شامل تھے۔ اور میں نے اپنی جماعت کے بعض وکیلوں کو تاکید کی۔ کہ اگر دوسرا فریق منظور کرے تو وہ اس مقدمہ کی مفت پیروی کریں۔ اور اس کے علاوہ گورنمنٹ سے پروٹسٹ کیا۔ کہ اس کا مولوی محمد یعقوب صاحب پر مقدمہ چلانا درست نہیں ہے۔ اور یہ کہ اُسے چاہئے۔ کہ انھیں آزاد کر دے۔

بہر حال ہر شخص اپنی طینت کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے درجہ اخلاق کے مطابق سلوک کرنے پر مجبور ہیں۔ اور میں اپنے درجۂ اخلاق کے مطابق سلوک کرنے پر مجبور ہوں۔ اس میں کوئی شکوہ کی وجہ نہیں ہے۔ مگر جس امر کی طرف میں اسوقت توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے سترہ جون کے جلسوں کی مخالفت کرنے میں دیانتداری سے کام نہیں لیا۔ اور یہ کہ انھوں نے مسلمان پبلک سے حقیقت کو چھپایا ہے۔ اور جو وجہ مخالفت کی وہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ وہ درست نہ تھی۔ اور وہ خوب جانتے تھے۔ کہ وہ پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں۔

اخبار پیغام صلح نے ان جلسوں کی مخالفت کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ ان جلسوں کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ خاتم النبیین کی تائید میں ہیں۔ اور چونکہ نعوذ باللہ میں اور جماعت احمدیہ بقول پیغام صلح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی حق نہ تھا۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر ان کی عظمت کے اظہار کے لئے جلسے کرتے۔ ہمارا ایسا کرنا ایک دھوکا تھا۔ جو ہم دنیا کو دے رہے تھے *

اس مضمون کی مولوی محمد علی صاحب نے اپنی زبان سے ایک معزز رئیس سردار حبیب اللہ صاحب کے سامنے تائید کی ہے۔ جنھوں نے خود میرے سامنے بہ موجودگی اپنے نانا صاحب اور ہماری جماعت کے بعض افراد کے اس امر کی شہادت دی۔ کہ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ ہمیں ان جلسوں پر یہ اعتراض تھا۔ کہ باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننے کے ان لوگوں نے خاتم النبیین کے نام کے نیچے آپکی تعظیم کے اظہار کے لئے جلسے کیوں کئے ہیں *

پیغام صلح کی اشاعت ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء میں اوپر کے بیان کی تصدیق بھی ہو گئی ہے کیونکہ اسمیں مولوی محمد علی صاحب الفضل کی ایک ڈائری کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے سردار حبیب اللہ صاحب سے یہ کہا تھا۔ کہ "مگر جن لوگوں کا ختم نبوت پر ایمان نہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری کرتے ہیں۔ انکا دنیا میں یہ اعلان کرنا۔ کہ ہم یوم خاتم النبیین منائیں گے۔ دنیا کو دھوکا دینا ہے۔ کہ لوگ یہ خیال کریں۔ کہ واقعی یہ لوگ نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے ہیں"۔ صفحہ اوّل۔ کالم ۳ - پھر لکھتے ہیں۔ کہ "جب میاں صاحب اور اُن کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے۔ تو یوم خاتم النبیین سے لوگوں کو دھوکا ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ عام مسلمان خاتم النبیین کے معنے یہی جانتے ہیں۔ کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہو گئی۔ اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا"۔ صفحہ ۱ کالم ۳

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس بیان کی جو سردار حبیب اللہ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کی زبانی مجھے معلوم ہوا تھا۔ تحریراً بھی تصدیق کر دی ہے۔ اور اب انکی اور پیغام صلح کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ انھوں نے جو ۱۷ جون کے جلسوں کی مخالفت کی تھی۔ اس کے اسباب مندرجہ ذیل تھے *

(۱) میں اور میرے احباب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اس لئے ہمارا حق نہ تھا۔ کہ ہم خاتم النبیین کی تائید میں جلسے کرتے *

(۲) مولوی صاحب کے عقیدہ کے مطابق عام مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور آپکے بعد کسی نبی کے قائل نہیں۔ اس لئے ہمارا خاتم النبیین کی تائید میں جلسوں کا

اعلان کرنا دھوکا تھا۔ اور ایک فریب تھا جس سے ہمارا مقصد خاتم النبیین ماننے والے غیر احمدی مسلمانوں کو دھوکا دینا تھا۔

میں اب یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے احباب ان دونوں امور میں دیدہ و دانستہ غلط بیانی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور انھوں نے صرف لوگوں کو دکھلانے کے لئے وہ باتیں شائع کی ہیں۔ جو ان کے علم اور ان کے یقین کے خلاف ہیں۔

امر اول کے جواب میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتا ہوں۔ اور اس پر میرا ایمان ہے۔ قرآن شریف کے ایک ایک شوشہ کو میں صحیح سمجھتا ہوں۔ اور میرا یقین ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا تغیر ناممکن ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو منسوخ قرار دیں۔ یا اس کی تعلیم کو منسوخ قرار دیں۔ میں انھیں کافر سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ میرا یہی عقیدہ ہے۔ اور انشاء اللہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ موت تک اس عقیدہ پر قائم رہونگا۔ اور اللہ تعالےٰ مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کے زمرہ میں کھڑا کریگا۔ اور میں اس دعوے پر اللہ تعالےٰ کی غلیظ سے غلیظ قسم کھاتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر میں دل میں یا ظاہر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوں۔ اور لوگوں کے دکھانے کے لئے اور انھیں دھوکا دینے کے لئے ختم نبوت پر ایمان ظاہر کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر ہو۔ اور اللہ اس کام کو جو میں نے شروع کیا ہوا ہے۔ تباہ و برباد کر دے۔ میں یہ اعلان آج نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیشہ میں نے اس عقیدہ کا اعلان کیا ہے۔ اور سب سے بڑا ثبوت اس کا یہ ہے۔ کہ میں

بیعت کے وقت ہر مبایع سے اقرار لیتا ہوں۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ یقین کریگا۔ مولوی محمد علی صاحب بھی میرے اس عقیدہ اور میرے اس فعل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ باوجود اس کے مولوی صاحب کا اور ان کے رفقاء کا یہ شائع کرنا کہ میں ختم نبوت کا منکر ہوں۔ تقویٰ اور دیانت کے خلاف فعل ہے اور ہر شریف انسان ان کے اس فعل پر انھیں ملامت کریگا۔

مولوی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتا ہوں۔ اس لئے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ کیونکہ میں ایسے نبی ہرگز نہیں مانتا۔ کہ ان کے آنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت ختم ہو گئی ہو۔ اور آپ کی شریعت منسوخ ہو گئی ہو۔ بلکہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ اور ہر ایک جس نے میری کتب کو پڑھا ہے۔ یا میرے عقیدہ کے متعلق مجھ سے زبانی گفتگو کی ہے۔ جانتا ہے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک امتی مانتا ہوں۔ اور آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت اور آپ کے احکامات کے ایسا ہی ماتحت مانتا ہوں جیسا کہ اپنے آپ کو یا اور کسی مسلمان کو۔ بلکہ میرا یہ یقین ہے۔ کہ مرزا صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کے جسقدر تابع اور فرمانبردار تھے۔ اس کا ہزارواں حصہ اطاعت بھی دوسرے لوگوں میں نہیں ہے۔ اور آپ کی نبوت ظلی اور تابع نبوت تھی۔ جو آپ کو امتی ہونے سے ہرگز باہر نہیں نکالتی تھی۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں۔ کہ آپ کو جو کچھ ملا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اور آپ کے فیض سے ملا تھا۔ پس باوجود اس عقیدہ کے میری نسبت یہ کہنا کہ میں چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ اس لئے گو میں منہ سے کہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ میں جھوٹا اور دھوکے باز ہوں۔ خود ایک [illegible] اور [illegible] جاسکتے ہیں۔

میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر اس طرح کسی کے ایمان اور اس کے دعوے پر باوجود اس کے انکار کے حملہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ تو پھر کیا میں جو مرزا صاحب کو امتی نبی مانتا ہوں اور جس کے نزدیک مرزا صاحب کا یہی دعوےٰ تھا۔ کیا میرا اور میری جماعت کا حق ہوگا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ ہم ان کی نسبت یہ کہا کریں۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء مرزا صاحب کے منکر ہیں۔ اور اپنے آپ کو احمدی کہنے میں وہ دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ غیر احمدی طبقہ جو علماء کے ماتحت ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مُردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور انبیاء کو ایسی طاقت مل جاتی ہے۔ اور انسان بہ جسد عنصری آسمان پر جا سکتا ہے۔ اور اس عقیدہ کے ماتحت انکا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور پرندے بھی پیدا کیا کرتے تھے۔ اور جب یہود نے انھیں مارنا چاہا تو اللہ تعالےٰ نے انھیں آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔ اور وہ اب تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے برخلاف آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس قسم کے امور کا واقع ہونا تعلیم قرآنی کے خلاف ہے۔ تو اس صورت میں کیا مولوی صاحب یہ جائز سمجھینگے۔ کہ غیر احمدی صاحبان مولوی صاحب کی نسبت جو ان امور کے قائل نہیں۔ یہ اعلان کریں۔ کہ وہ معجزات کے قائل نہیں ہیں۔ اور مولوی صاحب جواب دیں۔ کہ میں تو معجزات کا قائل ہوں۔ البتہ اس تشریح کا پابند نہیں ہوں۔ جو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ اور جو میرے نزدیک قرآن کریم کے خلاف ہے۔ پس مجھے معجزات کا منکر نہیں کہا جا سکتا۔

تو کیا مولوی صاحب یہی جواب ہماری طرف سے نہیں دے سکتے تھے۔ اور یہ خیال نہیں کر سکتے تھے۔ کہ گو ہمارا اور ان کا ختم نبوت کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ لیکن یہ لوگ چونکہ اس امر کے مُدعی ہیں۔ کہ اُنھیں ختم نبوت پر ایمان ہے۔ اس لئے اُنھیں خاتم النبیین کا منکر نہیں کہا جا سکتا۔ مگر یہ جواب تو مولوی صاحب کو تب سوجھتا۔ جب وہ عدل اور انصاف سے مسئلہ کی حقیقت پر غور کرنے کے لئے تیار ہوتے۔

پھر کیا مولوی صاحب اس امر کا جواب دیں گے۔ کہ ان کے نزدیک حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننا اور ان کی نسبت یہ یقین کرنا۔ کہ وہ بغیر کھانے پینے کے آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہ پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ اور مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ شرک ہے۔ یا نہیں۔ تو پھر کیا وہ اس امر کا اعلان کریں گے۔ کہ تمام مسلمان لا الٰہ الا اللہ دھوکے سے اور فریب سے پڑھتے ہیں۔ دراصل وہ سب کے سب مشرک ہیں۔ اور توحید کے منکر ہو کر کافر ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں۔ جب انھوں نے ہم پر ختم نبوت کے منکر ہونے کا الزام لگایا ہے۔ اور دھوکے باز ہونے کا فتوےٰ دے دیا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ ہم ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے نزدیک ختم نبوت کی جو تشریح ہے۔ ہم اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔ تو کیا سبب ہے۔ کہ غیر احمدیوں کی نسبت جو لا الٰہ الا اللہ تو کہتے ہیں۔ مگر شرک کی تعریف میں مولوی صاحب سے اختلاف رکھتے ہوئے وہ بعض ایسے امور کے قائل ہیں۔ جن کو مولوی صاحب شرک قرار دیتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ اعلان نہیں کرتے۔ کہ یہ لوگ دھوکے سے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں۔ [illegible] میں یہ مشرک ہیں۔ کیا ایسا نہ کرنے کی یہی وجہ تو نہیں کہ مولوی صاحب کے تمام کاموں کا گذارہ ہی ان لوگوں کے چندوں پر چلتا ہے ورنہ ان کے اپنے ہم عقیدہ معدودے چند آدمی ہیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا مولوی صاحب اسی فتویٰ کو جو انہوں نے ہم پر چسپاں کیا ہے۔ کچھ اور لوگوں پر بھی چسپاں کریں گے۔ اگر وہ اس کیلئے تیار ہیں تو سنیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہی مذہب ہے جو میرا ہے۔ وہ فرماتی ہیں۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ یہ تو کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں اب مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ کہ کیا حضرت عائشہ کی نسبت بھی وہ یہ اعلان کریں گے۔ کہ وہ خاتم النبیین کی منکر تھیں۔ اور لا نبی بعدہٗ کہنے سے منع کر کے جو انہوں نے خاتم النبیین کہنے کی تعلیم دی ہے۔ یہ محض نعوذ باللہ من ذالک لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں اس احتمال کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ یہ قول حضرت عائشہ رض کا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کہا ہے کہ اس صورت میں یہ قول ان کا مردود ہوگا۔ ص۱۱۱ مگر یہ فتویٰ نہیں دیا۔ کہ میں پھر حضرت عائشہ رض کو دھوکہ باز کہوں گا۔ اور کہوں گا کہ خاتم النبیین کہنے میں وہ لوگوں کو دھوکہ دے رہی تھیں۔ اسی طرح کیا مولوی صاحب ان بیسیوں بزرگان اسلام کو جنہوں نے غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا تسلیم کیا ہے۔ ختم نبوت کا منکر قرار دینگے۔ اور سب کی نسبت یہ اعلان کریں گے کہ وہ دھوکہ باز تھے۔ اور لوگوں کو فریب دے رہے تھے۔ اور تو خیر میں پوچھتا ہوں۔ کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند جنہوں نے اپنے متعدد رسالوں میں غیر تشریعی نبوت کو جائز قرار دیا ہے۔ کیا مولوی صاحب ان کی نسبت یہ اعلان کریں گے۔ کہ وہ ختم نبوت پر ایمان لانے کے دعوے میں جھوٹے تھے۔ اور دنیا کو فریب دے رہے تھے۔

اگر باوجود ان تشریحات کے مولوی صاحب ان کو دھوکہ باز نہیں کہتے۔ بلکہ نہیں کہہ سکتے تو پھر اس عقیدہ کی بنا پر مولوی صاحب مجھے اور باقی احمدی جماعت کو دھوکہ باز کس طرح کہہ رہے ہیں۔ اور کیا ان کا یہ فعل خود دھوکہ نہیں۔ اور اس وجہ سے نہیں۔ کہ وہ اصل میں یہ چاہتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظیم الشان خدمت جو ستر۱۷ہ جون کے جلسوں کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ مجھ سے اور میرے احباب کے ذریعہ سے نہ ہو۔ گویا ان کا دل میرے کینہ سے اس قدر بھرا ہوا ہے۔ کہ وہ اس کو تو پسند کر لیتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے کوشش نہ کی جائے۔ مگر اسے پسند نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی اچھا کام میرے ذریعہ سے ہو:

غیر احمدی صاحبان مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کے نزدیک ختم نبوت کے منکر ہیں!

اب میں دوسری بات کو لیتا ہوں جو یہ ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک غیر احمدی فرقے ختم نبوت کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ اور چونکہ میں ختم نبوت کا منکر ہوں۔ اس لئے میرا حق نہ تھا۔ کہ میں ختم نبوت کی تائید کا نام لیکر ان کو جلسے کرنے کی دعوت دیتا۔

میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ ان کے نزدیک عام مسلمان ختم نبوت کو مانتے ہیں۔ اور اس لئے ان کو ایک ختم نبوت کے منکر کے دھوکہ سے بچانے کے لئے ان کے اخبار نے لوگوں کو متوجہ کیا تھا۔ ایک صاف اور واضح دھوکہ ہے۔ مولوی صاحب ہرگز غیر احمدیوں کو ختم نبوت کے ماننے والے نہیں مانتے۔ وہ انہیں اسی طرح ختم نبوت کے منکر قرار دیتے ہیں جس طرح کہ مجھے اور میرے احباب کو اور اس کا ثبوت وہ حوالہ جات ہیں جو انہوں نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے نقل کئے ہیں۔ میں ان میں سے چند ذیل میں درج کرتا ہوں:

"اور سب محدثین اس امر پر متفق ہیں کہ مسیح موعودؑ اسی امت میں سے ہوگا۔ کیونکہ نبوت ختم کر دی گئی ہے اور ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں"

(تحفہ بغداد ص۳ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ص۱۳۱ ضمیمہ)

"ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ تو کوئی شک نہیں۔ کہ **جو شخص اس مسیح کے نزول پر ایمان لاتا ہے۔ جو بنی اسرائیل کا نبی ہے۔ وہ خاتم النبیین کا کافر ہے۔**"

(ترجمہ تحفہ بغداد ص۲۸ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ص۱۳۱ ضمیمہ)

"پس کچھ شک نہیں۔ کہ اس عقیدہ کو یعنی آسمان سے مسیح کے نزول پر ایمان لانیکو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ قرآن کی بینات کے مخالف ہے۔ **ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے**۔ اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہوا ہے"

(نور الحق حصہ اول ص۵ ترجمہ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ص۱۳۱ ضمیمہ)

"خدا تعالے فرماتا ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث میں ہے۔ لا نبی بعدی اور باایں ہمہ حضرت مسیح کی وفات نصوص قطعیہ سے ثابت ہو چکی۔ لہذا دنیا میں ان کے دوبارہ آنے کی امید طمع خام اور اگر کوئی اور نبی نیا یا پرانا آوے۔ تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ہیں"

(ایام الصلح ص۱۴۶ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ص۹۹)

"**ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے**۔ اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر آئیں گے۔ تو شان نبوت تو ان سے منقطع نہیں ہوگی۔ گو امتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں۔ مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا تعالے کے علم میں نبی نہیں ہونگے۔ اور اگر خدا تعالے کے علم میں وہ نبی ہونگے۔ تو وہی اعتراض لازم آیا۔ کہ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی دنیا میں آگیا۔ اور اس میں آنحضرت صلعم کی شان کا استخفاف ہے۔ اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔"

(ایام الصلح ص۱۴۶ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ضمیمہ ص۹۹)

قولہ:۔ مسیح نبی ہو کر نہیں آئیگا۔ امتی ہو کر آئیگا۔ مگر نبوت اس کی شان میں مضمر ہوگی

أقول:۔ جبکہ شان نبوت اس کے ساتھ ہوگی۔ اور خدا کے علم میں وہ نبی ہوگا تو بلاشبہ اس کا دنیا میں آنا ختم نبوت کے منافی ہوگا" (ایام الصلح ص۱۲۳، ۱۲۴ النبوۃ فی الاسلام ضمیمہ ص۱۰۱)

"قرآن شریف جیسا کہ آیت ..... الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے۔ اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لیکن وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر پینتالیس برس تک جبرئیل علیہ السلام وحی نبوت لیکر نازل ہوتا رہیگا۔ اب بتلاؤ کہ ان کے عقیدہ کے موافق ختم نبوت اور ختم وحی نبوت کہاں باقی رہا۔ بلکہ ماننا پڑا کہ خاتم الانبیاء

حضرت عیسیٰ ہیں ‘‘ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۳ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۰)

یہ حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہیں۔ اور انہیں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں نقل کیا ہے۔ اور میں نے اس لئے کہ جو چاہے جہاں سے دیکھ لے۔ دونوں کتب کے صفحات کے حوالے دیدئے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بھی اور مولوی صاحب کی کتاب کے بھی ان حوالہ جات سے مندرجہ ذیل مطالب بوضاحت ثابت ہوتے ہیں۔

اوّل: مسیح ناصری کی آمد پر ایمان لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔

دوم: جو شخص مسیح ناصری کے نزول پر ایمان لاتا ہے وہ خاتم النبیین کا کافر ہے۔ اور ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

سوم: اگر کوئی شخص یہ عقیدہ بھی رکھے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نبی نہیں بلکہ امتی ہو کر دوبارہ دنیا میں آئینگے۔ تب بھی وہ ختم نبوت کا انکار ہی کرتا ہے۔

چہارم: حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کے عقیدہ رکھنے والے کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔ بلکہ مسیح ناصری ہے ؛

یہ چار نتائج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے نکلتے ہیں۔ صاف بتاتے ہیں۔ کہ آپ کے عقیدہ کے رو سے وہ تمام لوگ جو حضرت مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں۔ خواہ انہیں نبی بنا کر اتارتے ہوں۔ خواہ امتی بنا کر۔ بہرحال ختم نبوت کے منکر اور خاتم الانبیاء کے کافر ہیں۔ اور چونکہ مسلمانوں کا بیشتر حصہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ انہیں سے ننانوے فیصدی اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ پس اوپر کے حوالجات کے رو سے جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں نقل کئے ہیں۔ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تمام غیر احمدی فرقہ جات بہ حیثیت فرقہ کے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور جب مولوی صاحب کے عقیدہ کی رو سے تمام غیر احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے تو پھر وہ بتائیں کہ ان کا یہ لکھنا کہ

’’جب میاں صاحب اور ان کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے۔ تو یوم خاتم النبیین سے لوگوں کو دھوکا ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ عام مسلمان خاتم النبیین کے معنی یہی جانتے ہیں کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا ‘‘ پیغام صلح ۲۷ر جولائی ۱۹۲۸ء صفحہ اول کالم تین۔ سراسر غلط اور مغالطہ دہی میں شامل ہے یا نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے ان حوالہ جات کو رد کریں۔ جو خود انہی کی کتاب میں منقول ہیں۔ اور اس کے بعد یہ دعویٰ کریں کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ان معنوں سے مانتے ہیں۔ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ لیکن جیسا کہ اوپر کے حوالجات سے ثابت ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے نزدیک مسلمان ان معنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ بلکہ ان معنوں میں مانتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد پرانے نبیوں میں سے ایک نبی آئیگا۔ اور ان کے عقیدہ اور ہمارے عقیدہ میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ وہ تو یہ مانتے ہیں۔ کہ ایک ایسا نبی آپ کے بعد آئیگا۔ جس نے نبوت آپکی اطاعت سے حاصل نہیں کی ہوگی۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایسا نبی کوئی نہیں آئیگا۔ بلکہ پیشگوئی ایسے نبی کے متعلق تھی جس نے اپنے تمام کمالات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اور آپ کی اتباع میں حاصل کرنے تھے۔ اور جس کا کام محض بیان علوم قرآنیہ اور اشاعت اسلام اور احیاء قوائے روحانیہ تھا۔ پس ختم نبوت کے جلسہ میں دوسرے فرقوں کو دعوۃ الخ۔ دیکر ہم نے دنیا کو دھوکا نہیں دیا۔ بلکہ اپنے عقیدہ کے مطابق اعلان کیا۔ اور اس امر میں اشتراک عمل کی دعوت دی۔ جس میں ہمارا دوسرے فرقہ ہائے اسلام سے آپ لوگوں کی نسبت بہت زیادہ اتحاد ہے۔ ہاں جب آپ نے لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ گویا آپ کے عقیدہ کی رو سے دوسرے فرقے رسول اللہ کو خاتم النبیین ماننے والے ہیں۔ تو آپ نے ایک صریح غلط بیانی کی۔ ورنہ اصل عقیدہ آپ کا یہی ہے۔ کہ تمام مسلمان فرقے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اور صرف آپ اور آپ کے چند ساتھی اور چند ایسے نو تعلیم یافتہ لوگ جو آمد مسیح کے ہی منکر ہیں۔ ختم نبوت کے قائل ہیں۔

گو اس جگہ یہ بحث نہیں کہ ہمارا عقیدہ درست ہے۔ یا نہیں۔ بلکہ بحث یہ ہے۔ کہ کیا مولوی صاحب کے عقیدہ کے رو سے فی الواقع ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور دوسرے مسلمان فرقے اس کے ماننے والے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ میں یہ بھی ذکر آیا ہے۔ کہ خواہ نئے نبی کی آمد کا کوئی ماننے والا ہو یا پرانے نبی کی آمد کا وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اس لئے میں ضمناً یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس سے ہمارے عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں

’’صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرتؐ کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ کوئی مستقل نبوت نہیں ہے‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۱)

اور ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ تو اوپر کی تشریح کے ساتھ ہی مانتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات کا ہم پر کوئی مخالف اثر نہیں پڑتا۔

اس کے بعد میں پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات سے ثابت ہے کہ مسیح کی آمد کا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوت کا منکر ہے۔ پس جب تک مولوی صاحب اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ انہیں اس امر کا اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ تمام غیر احمدی خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ختم نبوت کے منکر ہیں اور ان کا یہ ظاہر کرنا کہ ان کی عقیدہ کے رو سے عام مسلمان ختم نبوت کے قائل ہیں مغالطہ دہی سے زیادہ نہیں ہے۔

گو اوپر کی تحریرات کے بعد مولوی صاحب اس بات کی پناہ نہیں لے سکتے۔ کہ نئے نبی اور پرانے نبی کی آمد کے عقیدہ میں فرق ہے۔ اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ پرانے نبیوں میں سے کوئی نبی آئیگا۔ وہ تو ختم نبوت کا قائل ہے۔ اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ اسی امت میں سے ایک شخص کو اسلام کے قیام کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبی کا نام دیا جائیگا۔ وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور حوالے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ حوالہ بھی انہوں نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں نقل کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

’’قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔ **اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔** نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے۔ اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے‘‘

(ایام الصلح صفحہ ۱۴۶) اس حوالے سے ثابت ہے کہ جو شخص یہ فرق کرے کہ پرانے نبی کی واپسی کا عقیدہ رکھنے والا تو ختم نبوۃ کا قائل ہے اور نئے نبی کی آمد کا عقیدہ رکھنے والا منکر ہے۔ وہ شرارت کرتا ہے۔

مگر شائد مولوی صاحب کی اور ان کے متبعین کی حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ جات سے تسلی نہ ہو کیونکہ وہ خود مجتہد اعظم ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح تحریر کے بعد کہ مسیح کا بن باپ ہونا ہمارے عقیدہ میں شامل ہے۔ وہ اس کے خلاف تعلیم دے رہے ہیں اور جبکہ ان کے نزدیک مرزا صاحب محض ایک مجدد ہیں تو پھر انکی تحقیق کے خلاف اور ان کے عقیدہ کے مبائن عقیدہ رکھنے میں ان کے نزدیک کوئی حرج بھی نہیں ہوگا

جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت عمرؓ سے جو مولوی صاحب کے نزدیک سب سے پہلے مجدد تھے۔ اور ان کے محدث ہونے کی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت دی تھی۔ کئی مسائل میں صحابہ نے اختلاف کیا ہے۔ اور آج تک لوگ اختلاف کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے میں خود مولوی صاحب کی اپنی ہی ایک تحریر جو کسی پرانے زمانہ کی نہیں۔ بلکہ قریب کے زمانہ کی ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ تھوڑا عرصہ پہلے ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ غیر احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور یہ کہ نئے اور پرانے نبی کی آمد کے عقیدوں میں نتیجہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ مولوی صاحب اپنے رسالہ موسومہ بہ نبوۃ کامل میں تحریر فرماتے ہیں "قرآن شریف تو نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کرتا ہے مگر مسلمانوں نے اس اصولی عقیدہ کے بالمقابل یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ جو نبی ہیں۔ وہ آئیں گے۔ اور یہ بھی نہ سوچا۔ کہ جب نبوت کا کام تکمیل کو پہنچ چکا۔ اور اس لئے نبوت ختم ہو چکی۔ تو اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ **خواہ پرانا ہو یا نیا**۔ نبی جب آئے گا۔ نبوت کے کام کے لئے آئے گا۔ اور جب نبوت کا کام ختم ہو گیا۔ تو نبی بھی نہیں آ سکتا۔ **پرانے اور نئے سے کچھ فرق نہیں پڑتا**۔ صفحہ ۱۲۔ پھر صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے عقیدہ بنا لیا۔ کہ حضرت عیسیٰ جنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں۔ بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ اس امت کے معلم بنیں گے۔ اور **یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاگردی سے یہ امت نکل جائے گی**"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ اوّل مولوی صاحب کے نزدیک عام مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت کے عقیدہ کے مقابل پر ہے۔ یعنی متضاد اور مخالف ہے۔ دوم۔ مولوی صاحب کے نزدیک یہ عقیدہ کہ کوئی پرانا نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی نیا نبی آئے گا۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔ یہ دونوں عقیدے ایک ہی طرح ختم نبوت کے عقیدہ کو رد کرنے والے ہیں۔ سوم۔ مسلمانوں کے عقیدہ نزول مسیح کے رو سے امت محمدیہ امت محمدیہ نہ رہے گی۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ختم ہو جائے گی۔ اب اس عقیدہ کے بعد مولوی صاحب کا ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء کے پیغام صلح میں یہ فرمانا کہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ صرف ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے لئے ایک چال اور خلاف ضمیر عقیدہ کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا یہ غضب نہیں۔ کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے تو مولوی صاحب کے نزدیک تمام مسلمان ختم نبوت کے منکر تھے۔ اور ان کے عقائد امت محمدیہ کو آنحضرت صلعم کی امت سے نکال رہے تھے۔ لیکن ۱۷ جون کے جلسہ کی تحریک کا ہونا تھا کہ مولوی صاحب کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ سب مسلمان تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔ اور یہ مبایع احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر کہیں دوسروں کے بھی عقیدے خراب نہ ہو جائیں۔ کیا یہ تغیر غیر معمولی نہیں ہے۔ کیا یہ تبدیلی موجب حیرت نہیں ہے۔ کیا اس کی وجہ صرف یہی نہیں ہے۔ کہ مولوی صاحب میرے بغض کی وجہ سے اس تحریک کو ناکام بنانا چاہتے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر جو ان کے دل میں یقیناً ہو گی۔ ایک ساعت کے لئے میرا بغض غالب آ گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں تو اب بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اس امر سے محفوظ رکھے۔ کہ ان کا دل ہمیشہ کے لئے ان کے جرم کی سزا میں محبت رسول سے محروم رہ جائے۔

شاید مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے۔ کہ مسیح کے نزول کو ماننا ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اور گو میں نے بھی اسی عقیدہ کی تصدیق کی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ فی الواقعہ وہ لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں بلکہ صرف یہ مطلب ہے۔ کہ ان کا عقیدہ حقیقت ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اور اس قسم کے حقایق کے اظہار سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہم کسی کو فی الواقعہ اس عقیدہ کا منکر قرار دے دیں۔ پس چونکہ غیر احمدی تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ہیں اس لئے ہم بھی انہیں خاتم النبیین کا ماننے والا قرار دیتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ تو میں ان سے سوال کروں گا۔ کہ جبکہ نئے اور پرانے نبی کی آمد کے معتقدوں کو وہ خود برابر قرار دے چکے ہیں اور ان عقیدوں میں انہیں کچھ فرق نظر نہیں آیا۔ تو یہی وسعت حوصلہ انہوں نے ہمارے حق میں کیوں نہ دکھائی۔ کیا انہیں کوئی ایسی تحریر میری ملی تھی۔ جس میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور اگر ایسی کوئی تحریر انہیں نہیں ملی۔ بلکہ انہوں نے ہمارے عقائد پر قیاس کیا تھا۔ اور ان کے نزدیک ہم اور غیر احمدی جیسا کہ ان کی تحریرات سے میں ثابت کر چکا ہوں۔ ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ اور دونوں بقول ان کے صرف منہ سے ختم نبوت کے اقراری ہیں۔ تو پھر انھوں نے دونوں سے سلوک میں فرق کیوں کیا۔ اور ایک کو ختم نبوت کا ماننے والا اور ایک کو منکر کیوں قرار دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلہ کو کیوں طاق نسیان پر رکھدیا کہ "**پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا شرارت ہے**"

حق یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء دل میں تو دونوں ہی کو خاتم النبیین کا ماننے والا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اپنی پہلی تحریروں میں دونوں ہی کو منکر قرار دے چکے ہیں۔ لیکن اس موقع پر اس خوف سے کہ کہیں ۱۷ جون کے جلسوں کی تحریک کامیاب نہ ہو جائے۔ انھوں نے یہ درمیانی راستہ نکالا۔ کہ جو کثیر التعداد جماعتیں ہیں۔ اور جن سے انہیں چندے ملتے رہتے ہیں۔ انہیں تو انھوں نے اپنی پہلی تحریرات کے خلاف ختم نبوت کا ماننے والا قرار دے دیا۔ اور ہم لوگ جو تعداد میں تھوڑے ہیں۔ اور ہم سے کچھ وصول ہونے کی انہیں امید نہیں ہے۔ ہمیں انھوں نے ختم نبوۃ کا منکر قرار دے لیا۔ **لیکن حق یہ ہے۔ کہ گو ہم میں سے ہر ایک کا یہ حق ہے۔ کہ وہ دوسرے کی نسبت یہ کہدے کہ اس کا عقیدہ حقیقت ختم نبوۃ کے منافی ہے لیکن جو شخص کہتا ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی فرقہ بھی ایسا ہے کہ وہ ختم نبوت کا ایسے رنگ میں منکر ہے کہ اس کا حق ہی نہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں سے مل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے کوشش کر سکے۔ وہ جھوٹا اور مفتری ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی تباہی کا ذمہ وار ہے**

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

۲۸ جولائی ۱۹۲۸ء

۱۷ جون کے کامیاب جلسے

۱۷ جون کے جلسوں کی رپورٹیں دفتر میں ابھی تک موصول ہو رہی ہیں۔ ان کی تفصیلی رپورٹیں شائع کرنے کے لیے چونکہ اخبار کے کئی نمبر بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ذیل میں ان مقامات کے صرف نام دئے جاتے ہیں جن کی رپورٹیں ابھی تک شائع نہیں ہوئیں (اڈیٹر)

جمالی (شاہپور) کپور تھلہ (صدر رائے بہادر درگا داس) تاروا (بنگال) مالو کے بھگت (سیالکوٹ) بیہوال (سندھ) میمو (برما) بلد دہلی۔ تلونڈی۔ کھجور والی۔ سیانہ (بلند شہر) سماعیلہ (گجرات) رنگے پور۔ لدھر۔ شہباز نگر۔ بنوں دوبیاں (پشاور) گھٹالیاں۔ حجرہ شاہ محمد مقیم۔ اٹھوال جلال آباد شرقی (ڈیرہ) بنجرا (منٹگمری) فاضلکا بسلے وڈ (فیروز پور) صوبہ ڈیرہ۔ حاجیپارہ۔ (نواکھالی) بانیاں (ہگلی) اگرڈنگ (بردوان) سوناوا۔ رائیکوٹ۔ مالو بایگر (گجرات) سیرے۔ سرانواں۔ اسپال۔ کٹیانوالی۔ خیروالا لالہ موسے۔ رمتیاں۔ ٹبر والی اسٹیٹ۔ اوکاڑہ۔ علی پور (چونیاں) راجن پور اور ننکانہ (ڈیرہ غازیخان) دروش۔ (چترال) کاٹھ گڑھ۔ ان مقامات میں سے کئی جگہ ہندوؤں نے نہ صرف بخوشی شرکت کی۔ بلکہ تقاریر بھی فرمائیں۔ اسی طرح کئی مقامات پر غیر احمدی احباب نے عملی طور پر جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن جد وجہد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

جنجہ (یوگنڈا) میں جلسہ

جنجہ یوگنڈا میں ۱۷ جون کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیاب جلسہ ہوا۔ اہل سنت والجماعت۔ اثنا عشری۔ آغاخانی بوہرہ۔ اور احمدی سب جماعتوں نے لیکچرار اور سامعین کی حیثیت میں حصہ لیکر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اتحاد کا ثبوت دیا۔ سامعین میں ہندو بھی شامل ہوئے۔ اور نہایت پر امن طریق پر حضرت رسول کریمؐ کی محبت الٰہیہ۔ حضور کے اثر قدسی۔ حضورؐ کے اخلاق فاضلہ اور حضورؐ کے احسانات بر طبقہ نسوان پر نہایت دلچسپ تقریریں ہوئیں اور مذہبی تبلیغ کے پر امن اور پر محبت طریق کا عملی نمونہ دکھایا گیا۔

(خاکسار بدر الدین احمد)

نیروبی (کینیا) میں جلسہ

۱۷ جون کا جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب ہوا۔ دو مضمونوں پر بھائی نظام الدین صاحب نے اور ایک مضمون پر قاضی عبد السلام صاحب نے تقریریں کیں۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ سید معراج الدین صاحب اور ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر نے بھی مختصر تقریریں کیں۔ ایک اسماعیلی صاحب نے بھی جو کہ آغاخان کے مرید ہیں۔ تقریر کی۔

عبد الواحد احمدی

ماریشس میں جلسہ

۱۷ جون کو دار السلام (ماریشس) میں کامیاب جلسہ ہوا میجر الجیبا نے تقریر کی۔ احمدیوں نے موٹر کرایہ پر لی اور پورٹ لوئیس۔ مسٹر ائیلٹ۔ مانٹیگو۔ بلنجی اور سینٹ پیری میں مولوی زین العابدین صاحب (فاضل) نے اردو اور فرنچ میں تقریریں کیں۔ مسٹر ایم۔ این نوروبیا صاحب نے بھی سینٹ پیری میں رسول کریمؐ کی پاکیزہ زندگی پر تقریر کی۔ غیر احمدی اور ہندوؤں کی حاضری ہر جگہ کافی ہوتی رہی۔ غرضیکہ جلسہ نہایت ہی شاندار رہا۔

(اے۔ ایچ۔ سوکی)

بنگالی اخبارات میں کلکتہ کے جلسہ کا ذکر

کلکتہ میں ۱۷ جون کے جلسہ کی شاندار کامیابی کا ذکر پہلے اخبارات میں ہو چکا ہے۔ حال میں مظفر دین چودہری صاحب نے وہاں کے مختلف اخبارات انگریزی و بنگالی کے جو اقتباسات بھیجے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلکتہ کے تمام اخبارات ہندو مسلم وانگریزی کے ایڈیٹروں نے بغیر کسی تعصب کے اس اسلامی تحریک کو کامیاب بنانے کے واسطے نہ صرف قبل جلسہ مضامین لکھے بلکہ بعد میں بھی جلسہ کی کامیابی کے حالات نہایت مفصل طور پر اپنے اخبارات میں تحریر کئے۔ ایک روزانہ اخبار سلطان نام نے کئی کالموں میں نہایت مفصل رپورٹ لکھی ہے۔ اس میں اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سر پی سی۔ رائے نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ ہندو اصحاب جو ایکدوسرے کے ہاتھ سے نہیں کھاتے اسکے برخلاف اہل اسلام سب اکٹھے ہو کر کھاتے ہیں۔ اور یہ بھی ان کی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ کہ کالجوں اور ہوسٹلوں میں ہندو اور مسلمانوں کا الگ الگ رہنا ٹھیک نہیں۔ اس سے تفرقہ پیدا ہوتی ہے۔ سب کو چاہیئے کہ یک جا رہیں۔ اور یک جا ان کا کھانا اور پینا ہو۔ اخبار سلطان کے علاوہ انگلش مین سٹیٹس مین دو نے رنگ۔ بنگلار کتھا۔ امرتا بازار پتر کا۔ باسومتی وغیرہ تمام اخبارات نے مفصل مضامین شائع کئے۔ اور پبلک آج تک اس جلسہ کی تعریف وتذکرہ کر رہی ہے۔

ساٹھ کس عیسائیوں کا قبول اسلام

لالہ موسے میں ۲۳ جولائی ۱۹۲۸ء کو مندرجہ ذیل ساٹھ کس عیسائی صاحبان مذہب عیسوی سے تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو محبت اسلام میں ترقی دے۔ اور ثابت قدم رکھے آمین!

سابقہ نام	اسلامی نام
لوکو	شیخ اللہ لوک
محمد دین ولد لوکو۔	〃 محمد دین
بدھو۔	〃 بدر دین
جھنڈا	〃 فتح دین
سدھو	〃 سردار علی
ہدایت اللہ	〃 ہدایت اللہ
ابن علی۔	〃 ابن علی
عنایت اللہ	〃 عنایت اللہ نابالغ
فاطمہ بنت محمد دین	فاطمہ نابالغ
مارتھا بنت 〃	حیات خاتون 〃
رحمت اللہ ولد 〃	〃 رحمت اللہ 〃
افراہیم ولد بدر دین۔	〃 ابراہیم 〃
فیروزبی بی بنت 〃 ۔	فیروز بی بی 〃
تاج بی بی 〃	تاج بی بی 〃
عائشہ بی بی بنت اللہ لوک۔	عائشہ بی بی 〃
نعمت بی بی 〃	نعمت بی بی 〃
گابی زوجہ اللہ لوک	گلاب بی بی
عمری بی زوجہ فتح دین۔	عمر بی بی
حسین بی بی زوجہ بدر دین۔	حسین بی بی
لبو زوجہ محمد دین ۔	لبو
حیات بخش۔	شیخ حیات بخش
بھاگ بھری زوجہ حیات بخش۔	بھاگ بھری
برکت بی بی بنت 〃 ۔	برکت بی بی
عبد اللہ ولد حیات بخش۔	〃 عبد اللہ نابالغ
نعمت بی بی بنت 〃	نعمت بی بی 〃
حاکم علی ولد پیر بخش۔	شیخ حاکم علی
بھولی زوجہ حاکم علی۔	بھولی
سردار ولد حاکم علی	〃 سردار نابالغ
سردار بی بی بنت حاکم علی۔	سردار بی بی نابالغ
نعمت بی بی 〃 〃 ۔	نعمت بی بی 〃
لاہناں ۔	شیخ الٰہ بخش
قاسم بی بی زوجہ الٰہ بخش۔	قاسم بی بی
فیروز بی بی بنت 〃	فیروز بی بی
منگا	شیخ ایوب احمد
لچھمی زوجہ ایوب احمد۔	دولت بی بی
نور دین	شیخ نور دین
ریشم زوجہ نور دین۔	ریشم بی بی
صادق علی ولد نور دین۔	شیخ صادق علی نابالغ
سراج الدین سکنہ میانوالہ ضلع لاہور	شیخ سراج دین
بختاور بی بی زوجہ سراج دین۔	بختاور بی بی
رحمت بی بی بنت 〃	رحمت بی بی نابالغ
شہاب الدین ولد لقمہ ضلع ساہیوال	شیخ شہاب الدین
اللہ رکھی زوجہ لال دین سکنہ بہلوال	اللہ رکھی
لال دین ولد درگاہی قوم پٹھان سکنہ بہلوال	شیخ لال دین
خادم حسین پسر لال دین۔	شیخ خادم حسین نابالغ
مہر بی بی بنت حیات بخش لالہ موسے۔	مہر بی بی
کالو ولد دیا قوم لوہار لالہ موسے	شیخ کالو
اروڑی زوجہ کالو۔	اروڑی
راج بی بی۔	راج بی بی
ہنگا ولد بابی	شیخ کرم داد نابالغ
سوہنا ولد خوشیا	〃 سوہنا نابالغ
عبد الغنی ولد جھنڈا۔	〃 عبد الغنی 〃

مفضل بیگم بنت خوشیا از لالہ موسے   مفضل بیگم نابالغ
مفضل داد ولد خوشیا   "   شیخ مفضل الٰہی   "
برکت علی ولد درگاہی قوم پٹھان سکنہ ہیلوال۔ شیخ برکت علی
اللہ دین ولد عمرا قوم سلوتری راولپنڈی۔ شیخ اللہ دین

یہ لوگ ایک شادی پر جمع تھے۔ جب خاکسار نے ان کو بعد تبلیغ مسلمان کیا۔ تو ان کا پادری سیالکوٹ سے آیا ہوا تھا۔ جو یہ سن کر کہ احمدی مولوی اُن کو مسلمان کر رہا ہے مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور یہ سن کر ہی بھاگ گیا۔ اور نہایت حسرت سے کہہ رہا تھا۔ کہ لالہ موسے کی جماعت ٹوٹ گئی

یہ لوگ تیرہ چودہ سال کا عرصہ عیسائی رہ کر خوب جانچ پڑتال کے بعد اب مُسلمان ہوئے ہیں۔ اس کار خیر میں میرے ساتھ غیر احمدی مُسلمان اصحاب بھی شامل تھے۔ محمد صاحب ٹھیکیدار خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنھوں نے روز و شب ایک کر دیا۔ اور اچھی محنت کی۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب اور چوہدری غلام احمد صاحب بھی میرے معاون رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے

خاکسار سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ لالہ موسے۔

احمدیہ البم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کام کو پوری طرح اور موثر طریق میں ذہن نشین کرنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ احمدیہ البم شائع کی جائے۔ اس تصویری کتاب میں مختصر نوٹوں کے ساتھ مختلف مشنوں کی عمارات مدارس اور مساجد کی تصویریں ہونگی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء اور احمدی مبلغین اور دیگر بزرگان سلسلہ کے فوٹو بھی شامل ہونگے۔ یہ کتاب پچاس صفحہ پر مشتمل ہوگی۔ اور اس میں ایک سو کے قریب نقشے اور فوٹو ہونگے۔ اس کی قیمت کا اندازہ فی نسخہ دو روپے کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ اپنے رنگ میں نئی قسم کی کتاب ہوگی۔ اس لئے جب تک ایک معقول تعداد دوستوں کی اس کی خریداری کے لئے تیار نہ ہو۔ اس کی چھپوائی شروع نہیں کی جا سکتی۔ اس کے لئے خریداروں کی کافی تعداد کا پہلے مہیا ہو جانا ضروری ہے۔ اس لئے جو دوست اس کتاب کو خریدنا چاہیں۔ اپنا نام اور مکمل پتہ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بھیجدیں۔ ایک ہزار نام آنے پر چھپوائی وغیرہ کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ ایسی کتاب انشاء اللہ تبلیغ سلسلہ کے لئے نہایت مفید ہوگی۔ نام و پتہ مکمل اور خوشخط ہو۔ (شیخ محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تحریک چندۂ خاص

اور

مرکزی کارکنوں کا ایثار

ذیل میں مرکزی کارکنوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں جنھوں نے اپنے چندۂ خاص میں کوئی نہ کوئی خصوصیت پیدا کی ہے:۔

فہرست اول جن کارکنوں نے تیس فیصدی سے اُوپر وعدے فرمائے ہیں

سب سے اول وعدہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم و تربیت کا ہے۔ جو اگر ان کی ماہوار آمد کے حساب سے دیکھا جائے۔ تو سو فیصدی کی شرح سے بھی زیادہ ہے یعنی دو ہزار روپے (نہ ماہ):۔

بھائی غلام قادر صاحب کارکن مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا وعدہ پچاس فیصدی کے حساب سے یک مشت ادا کرنے کا ہے:۔

مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر بیت المال کا وعدہ چالیس فیصدی کی شرح سے ہے۔ اور صوفی محمد یعقوب صاحب کارکن شفاخانہ نور اور عبد الرحیم صاحب مددگار کے وعدے بھی چالیس فیصدی کے حساب سے ہیں۔ اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا وعدہ پینتیس فیصدی کے حساب سے ہے

جزاھم اللہ احسن الجزاء

فہرست دوم۔ جن کے وعدے تیس فیصدی کے حساب سے ہیں

خانصاحب ذوالفقار علیخانصاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ مرزا محمد اشرف صاحب محاسب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مرزا محمد شفیع صاحب۔ مولوی فضل دین صاحب۔ مولانا درد صاحب۔ ملک غلام فرید صاحب۔ مولوی مطیع الرحمٰن صاحب۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ مولوی ابراہیم صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی آپ نے چندہ خاص نقد تیس فیصدی کے حساب سے داخل کر دیا ہے۔ صوفی عبد القدیر صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی محمد شاہزادہ صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب۔ مولوی مصباح الدین صاحب۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی عبد الغفور صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب مولوی علی محمد صاحب۔ مولوی محمد یار صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب۔ مولوی عبد الحی صاحب۔ مولوی محمد حسین صاحب مولوی افضال احمد صاحب۔ مولوی محمد امین خانصاحب مجاہد بخارا مولوی محمد طفیل خانصاحب۔ مولوی عطا محمد صاحب

سید منظور علی صاحب نے تیس فیصدی کے حساب سے وعدے لکھوائے ہیں۔ نور محمد صاحب انٹرنس اور پیر نیاز احمد صاحب۔ اور چوہدری بدر الدین صاحب نے باوجود مقروض ہونے کے ۳۰ فیصدی کے حساب سے وعدے کئے ہیں:۔

مندرجہ ذیل احباب نے یکمشت ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

منشی برکت علی خانصاحب دفتر ناظر بیت المال۔ مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ شیخ محمد فتح صاحب۔ مستری مہر الدین صاحب۔ سید محمد علی شاہ صاحب۔ عبد الرحمٰن صاحب چکی فٹر نے بحساب تیس فیصدی رقم داخل کر دی ہے منشی عبد الخالق صاحب۔ مائی رحمت خادمہ۔ مولوی ارجمند خاں صاحب۔ سید محمد اسماعیل صاحب۔ منشی نور احمد خانصاحب۔ غلام قادر صاحب میٹ میاں اسماعیل صاحب نانبائی میاں محمد کریم صاحب نے ۳۰ فیصدی کے حساب سے یکمشت ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے:۔

خاص حالات کے ماتحت چندہ خاص دینے والے احباب۔ مرزا غالب بیگ صاحب۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری میاں چراغ چپڑاسی۔ میاں احمد الدین صاحب چپڑاسی پیر مظہر حق صاحب۔ میاں اللہ دتا صاحب۔ منشی دیانت خاں صاحب۔ بابو شاہ محمد صاحب۔ مرزا عبد الحمید صاحب۔

اس وقت تک جو وعدوں کی فہرستیں دفتر نظارت بیت المال میں مرکزی کارکنوں کی پہونچ چکی ہیں۔ ان کی کل میزان ۲۲۳۲ ہے۔ اور تین دفاتر کی فہرستیں باقی ہیں مرکزی کارکنوں کی میزان انشاء اللہ ۲۵۰۰ ہوگی:۔

لوکل جماعت کے وعدوں کی فہرست طیار ہو رہی ہے۔ یہ فہرست مکمل ہو کر ابھی آئی نہیں ہے۔ لیکن اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ لوکل جماعت کے وعدے بھی ۲۵۰۰ سے کم نہ ہونگے اخبار "زمیندار" دیکھے۔ کہ اگر کارکنان دفاتر چندہ دینے پر اس لئے مجبور ہیں۔ کہ ان کی تنخواہ پہلے ہی کاٹ لی جاتی ہے۔ تو انھوں نے مقررہ شرح سے زیادہ چندہ کیوں دیا ہے اور وہ لوگ جو دفاتر سے تعلق نہیں رکھتے۔ اور جن کی نسبت لکھا ہے۔ کہ چندہ کا نام سُن کر بھاگ رہے تھے۔ اگر ان کے وعدوں کا حساب بھی اس طرح لگایا جائے۔ تو ان کی رقم وعدہ مطابق شرح جو رقم بنتی ہے۔ اس سے ڈھائی گنی ہو گئی ہے۔ اب اخبار زمیندار تطابق کرے۔ تو اس کی بے پر کی اڑائی ہوئی بات کی کیا حقیقت رہتی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان